11ویں پیس سمپوزیم میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت کے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج شام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح مورڈن میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے زیرِ انتظام منعقد کیے جانے والے گیارہویں سالانہ پیس سمپوزیم سے خطاب فرمایا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں اسلام کے نام پر قائم کی جانے والی شدّت پسند تنظیموں بالخصوص ISIS کو قطعی طور پر 'غیر اسلامی' قرار دیتے ہوئے ان کی مذمّت فرمائی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں 'ایسی تمام تنظیمیں بہیمانہ تشدّد کو فروغ دے رہی ہیں'۔

حضورِ انور نے قرآن کریم کی متعدد آیات کے حوالے پیش کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے جو معاشرے میں ہر سطح پر باہمی ہم آہنگی، برداشت اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضورِ انور نے یہ سوال اٹھایا کہ ISIS جیسی شدّت پسند تنظیموں کو کون لوگ، کس طرح اور کہاں سے فنڈز مہیا کرتے ہیں؟

اس پیس سمپوزیم کا انعقاد مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد 'بیت الفتوح' مورڈن میں واقع طاہر ہال میں ہوا جس میں ایک ہزار کے قریب افراد نے شرکت کی۔ ان شرکاء میں پانچ سو سے زائد غیر احمدی مہمان تھے جن میں برطانوی حکومت کے متعدد وزرائے مملکت، مختلف ممالک کے سفراء، ممبرانِ پارلیمنٹ اور دیگر معزز مہمان شامل تھے۔ امسال اس پیس سمپوزیم کا مرکزی موضوع تھا 'خلافت، امن اور انصاف کی ضامن ہے'۔

اس تقریب کے دوران حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسٹر میگنس مکفارلین بارو (Mr. Magnus MacFarlane-Barrow) کو دنیا کے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے لاکھوں بچوں کی بے لوث خدمت کو سراہتے ہوئے 'احمدیہ پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' بھی عطا فرمایا۔ موصوف لاکھوں بچوں کو دن میں ایک وقت کا کھانا اور تعلیم مفت فراہم کرنے والے خیراتی ادارے Mary's Meals کے بانی اور سربراہ ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں اسلام کے مقدس نام پر دنیا میں سنسنی خیز تشدّد کی ایک نئی لہر کو جنم دینے والی تنظیم ISIS یا ISIS کے بارے میں فرمایا کہ اس تنظیم سے نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ یورپین ممالک بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بات پریشان کُن ہے کہ یورپین ممالک بالخصوص انگلستان سے سینکڑوں کی تعداد میں نوجوان اس تنظیم میں شمولیت اختیار کرنے اور اس کی طرف سے لڑنے کے لیے عراق روانہ ہو رہے ہیں۔ نیز یہ کہ اس تنظیم اور اس کے نام نہاد خلیفہ کا ایجنڈہ محض اور محض بربریّت اور تشدّد پر مشتمل ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ ISIS پوری دنیا کو فتح کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یہ بات محض ایک خیالِ خام ہے، اور کچھ نہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر اس تنظیم کو فوری طور پر اس کی کارروائیوں سے روکا نہ گیا تو دنیا میں مزید تباہی برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کو سوچنا چاہیے کہ ایک ایسی شدّت پسند تنظیم جو دنیا بھر سے مایوس اور ذہنی طور پر پراگندہ لوگوں کو اپنے اندر شامل کیے چلی جا رہی ہے اور یہ لوگ اس تنظیم کے متشدّد عزائم کے لیے اپنی جان تک دینے کو تیار ہیں کتنی بھیانک تباہی دنیا میں لا سکتی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان لوگوں کے پاس جدید آتشیں اسلحہ بھی موجود ہے۔ اگر انہیں نہ روکا گیا تو بعید نہیں کہ یہ لوگ کیمیائی ہتھیاروں پر بھی قبضہ حاصل کر لیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پوری دنیا کو ISIS اور اس جیسی دیگر تنظیموں کے بارے میں شدید تحفظات ہیں لیکن ہر امن پسند اور مخلص مسلمان اس بات پر بھی غمزدہ ہے کہ یہ لوگ اپنی تمام تر کارروائیاں اسلام کے مقدس نام پر کر رہے ہیں جبکہ ایسی ظالمانہ اور غیر اسلامی حرکات کا مذہب اسلام سے کسی بھی قسم کا کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس کے برعکس اسلام تو ہر سطح پر انسان کی حفاظت اور امن کے قیام کی تعلیم دیتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے قرآن کریم سے متعدّد آیات کا ذکر کرتے ہوئے روزِ روشن کی طرح یہ ثابت فرمایا کہ دورِ اوّل میں مسلمانوں کو جس جنگ کی اجازت دی گئی وہ مدافعانہ نوعیت کی جنگ تھی۔ اور اگر اس وقت مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو نہ صرف اسلام بلکہ دنیا کا کوئی اور مذہب بھی محفوظ نہ رہتا۔ نیز یہ کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا میں قیامِ امن کے لیے لازوال کوششیں فرمائیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسلام کی طرف سے ایک انسان کو دیے جانے والے بنیادی حقوق میں سے ایک 'آزادیٔ ضمیر' کا حق ہے۔ مسلمانوں کو صرف پُر امن طریق پر ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہے۔ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں کسی دوسرے کو زبردستی اسلام یا کسی بھی مذہب میں شامل کرنے کی اجازت نہیں۔ ہر فردِ واحد کو اجازت ہے کہ جو چاہے سو ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔ جب بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ کا کام اسلام کے پیغام کو پہنچا دینا ہے تو اسلام کے نام پر کوئی اور کیسے اس حکم سے تجاوز کر سکتا ہے؟ اگر آج کے دور میں کوئی مسلمان لیڈر اپنے آپ کو اس حکم سے بالا سمجھتا ہے تو یہ درست نہیں۔ کیا کوئی مسلمان ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ طاقت، اتھارٹی یا اختیار ہو؟

حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخر پر یہ نہایت اہم سوال اٹھایا کہ یہ دہشتگرد تنظیمیں اپنے بہیمانہ عزائم کو پورا کرنے کے لیے کہاں سے فنڈز مہیا کرتی ہیں؟ حضورِ انور نے دنیا سے اپیل کی کہ ہمیں مل کر قیامِ امن کے لیے کوشش کرنی چاہیے جس کا حصول ہر سطح پر عدل وانصاف کے قیام کے بغیر ناممکن ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میں ان لوگوں سے جو ان شدّت پسند تنظیموں کی افسوسناک کارروائیوں کو بنیاد بنا کر فوری طور پر اسلام کو ایک شدّت پسند مذہب قرار دے دیتے ہیں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شدّت پسند تنظیمیں جنہیں اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بے انتہا وسائل اور جدید اسلحہ کی ضرورت پڑتی ہے آخر کہاں سے فنڈز اکٹھے کر رہی ہیں؟ کس ذریعہ سے انہیں جدید اسلحہ پہنچ رہا ہے؟ کیا ان کے پاس اسلحہ کے کارخانے ہیں؟ لازمی بات ہے کہ ان تنظیموں کو بعض طاقتیں سپورٹ کر رہی ہیں۔ یہ سپورٹ کسی تیل کے ذخائر رکھنے والے ملک کی طرف سے براہِ راست بھی ہو سکتی ہے یا خاموشی سے کوئی اور طاقت بھی اس سپورٹ کے پیچھے کارفرما ہو سکتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر اس تنظیم کو ان متشدد کارروائیوں سے روکنا ہے تو اس کی فنڈنگ کو روکنا ہوگا کیونکہ ایک دنیا جانتی ہے کہ یہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ یورپ کے لوگ بھی اب محسوس کرنے لگے ہیں کہ یہ تنظیم انہیں بھی براہِ راست متاثر کر رہی ہے۔ یاد رکھیں! یہ کو اس جنگ کے بعد اندازہ ہوگا کہ بعض لوگوں کی طرف سے وضع کی جانے والی غیر منصفانہ پالیسیوں کی وجہ سے دنیا کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ میں امید کرتا ہوں اور میری یہ دعا ہے کہ دنیا اس بڑی تباہی سے پہلے ہوش میں آجائے اور اس تباہی سے بچ جائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس جلیل القدر خطاب کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شماروں میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور خطاب سے قبل اس تقریب سے چیدہ چیدہ مہمانوں نے خطاب کیا جن میں امیر جماعت احمدیہ برطانیہ محترم رفیق احمد حیات صاحب، Siobhain Mc Donagh (ممبر آف پارلیمنٹ، صدر آل پارلیمنٹری گروپ فار دی احمدیہ مسلم گروپ)، لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن (منسٹر فار کمیونٹیز)، Rt Hon. Ed. Davey (ممبر پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انرجی اینڈ کلائمنٹ چینج)، Rt. Hon. Justine Greening (ممبر آف پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ)، Most Reverend Kevind McDonald (آرچ بشپ ایمیریٹس آف ساؤتھ وارک) اور امسال 'احمدیہ مسلم پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' پانے والے Magnus MacFarlane-Barrow شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس تقریب میں تشریف لانے سے پہلے اور بعد متعدد معززین کو شرفِ ملاقات بخشا۔ نیز اس تقریب کے بعد ایشین اور مغربی میڈیا کے نمائندگان سے الگ الگ پریس کانفرنس میں ان کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔

(اس کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ شائع کی جائے گی۔)